(۲۰) ۲۱۴۵
۱۱/۲/۴۳ھ

۲۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین وعلماء دین دریں مسائل

(۱) تارپاک (افیون) کاشت کرنا یا اس کا تجارت کرنا از روئے شرع کا جائز ہے یا نہیں؟ بصورت جواز اگر حکومت کیطرف سے انکے کاشت وتجارت کا اجازت نہ ہو بلکہ ملنے کی صورت میں تارپاک ہلاک کر دینگے کیا اسکے باوجود جائز ہے جیسا کہ امداد الفتاوی میں جواز لکھا ہے؟ (بیع سلم ج۳ص/۷۱)

(۲) میری پاس وطن اصلی میں نصاب ہے لیکن وطن اقامت میں اتنے مال نہیں بلکہ نصاب سے کم ہے کیا اب مجھ پر قربانی وزکوٰۃ واجب ہوگی یا نہیں؟ جبکہ آج کل وکیل کے ذریعہ یا بینک سے منگوانے پر بھی قادر ہوں

(۳) وجوب اضحیہ میں استعمال کے کپڑے شمار ہونگی یا نہیں جبکہ بزازیہ اور شامیہ واحسن الفتاوی میں لکھا ہے کہ تین کپڑے معاف ہے باقی معاف نہیں بلکہ اگر چوتھا کپڑے سے انسان آدمی صاحب نصاب ہو جائے تو قربانی واجب ہوگی سنا ہے کہ جامعہ دارالعلوم سے فتوی جدید کے مطابق استعمال کے کپڑے نصاب میں شامل نہیں ہونگے اگرچہ بیش بیش جوڑے رکھتا ہو کیا یہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو کس بنا پر؟
نیز وہ اشیاء جو سال میں ایک دو مرتبہ استعمال ہوتے ہو جیسے بڑے دیگ اور بستر وغیرہ یہ اس حکم میں شامل ہیں یا نہیں

چونکہ یہ مسائل علماء کے ہاں مختلف فیہ ہیں لہذا دلائل سے جوابات منقح کریں

خیر محمد قریشی نورانی
0333:6168111

(جواب مسئلہ ورق ...)

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۴/۱۴۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)---- چونکہ افیون کا جائز مقاصد کے لئے استعمال آج کل نہ ہونے کے برابر ہے، اور حکومت کی طرف سے بھی اس کی کاشت پر پابندی ہے، اس لیے اس کی کاشت اور تجارت کرنا ناجائز اور گناہ ہے۔ (کذا فی التبویب: ۸۰۲/۷۵)

اور امداد الفتاویٰ میں نفسِ بیعِ سلم کے بارے میں پوچھا گیا ہے، اور اسی کے بارے میں جواب دیا گیا ہے، اس بارے میں کوئی بحث نہیں کہ فی نفسہٖ افیون کی کاشت اور بیع جائز ہے یا نہیں، اسلئے اس سے استدلال کرنا درست نہیں۔

فی الدر المختار: (۶/۴۵۴ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

(وصح بیع غیر الخمر) مما مرّ، ومفاده صحة الحشیشة والافیون۔

وفی رد المحتار: (۶/۴۵۴ رشیدیہ کوئٹہ)

(قوله وصح بیع غیر الخمر) ای عنده خلافا لهما فی البیع والضمان لکن الفتوی علی قوله فی البیع۔

وفی رد المحتار: (۵/۴۲۲)

(قوله أمر السلطان إنما ینفذ) ای یتبع ولا یجوز مخالفته...

وفی ط عن الحموی ان صاحب البحر ذکر ناقلا عن ائمتنا ان طاعة الامام فی غیر معصیة واجبة فلو امر بصوم یوم وجب اهـ۔

(جاری ہے....)

Scanned by CamScanner

وفی الدر المختار: (۲/ ۴۲)

ونقل فی الاشربة عن الجوهرة حرمة اكل البنج وحشيشة وأفيون، لكن دون حرمة الخمر، ولو سكر باكلها لا يحد بل يعزر انتهى،

(۳)--- اگر آپ وطنِ اقامت میں مقیم ہیں تو صورتِ مسئولہ میں آپ پر زکوٰۃ اور قربانی دونوں واجب ہیں۔

فی الدر المختار: (۲/۲۵۹)

(وسببه) ای سبب افتراضها (ملك نصاب حولى تام)... (فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد)... وفارغ (عن حاجته الأصلية) لان المشغول بها كالمعدوم (نام ولو تقديرا)۔

وفی رد المحتار: (۲/۵۱۵)

أما الأضحية فان كان مسافرا فلا يجب عليه وإلا كالمكي فتجب كما فی البحر۔

وفی الهندية: (۱/۱۳۸ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

الأحكام التى تتغير بالسفر قصر الصلوة واباحة الفطر امتداد مدة المسح إلى ثلاثة ايام وشرط وجوب الجمعة والعيدين والاضحية وحرمة الخروج على الحرّة بغير محرم كذا فی العتابية۔

(جاری ہے ...)

Scanned by CamScanner

(۳)--- وجوبِ اضحیہ میں استعمال کے کپڑے نصاب میں شمار نہیں کیے جائیں گے اگرچہ تین سے زیادہ ہوں، تاہم اگر ویسے ہی فاضل کپڑے پڑے ہیں اور استعمال میں بالکل نہیں آتے، تو وہ ضرورت سے زائد ہیں۔ اس لئے ان زائد کپڑوں کو نصاب میں شمار کیا جائیگا اور ضرورت تین میں منحصر نہیں۔ کیونکہ اصحابِ متونِ معتبرہ نے عدد کی کوئی تصریح نہیں فرمائی بلکہ مدار ضرورت و حاجت کو قرار دیا ہے۔ (کذا فی التبویب: ۶۲۶/۶۴)

نیز وہ اشیاء جو سال میں ایک دو مرتبہ استعمال میں آتی ہوں جیسے بڑے دیگ، بستر وغیرہ، چونکہ یہ استعمالی اشیاء ہیں لہذا ضرورت سے زائد نہیں لہذا یہ وجوبِ اضحیہ کے نصاب میں شمار نہ کی جائیں گی۔

فی الهندية: (۱/۱۸۹ طبع رشیدیہ کوئٹہ)

ولا يجوز دفع الزكوة إلى من يملك نصابا أي مال كان دنانير أو دراهم أو سوائم او عروضا للتجارة أو لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة هكذا في الزاهدي۔

وفي الدر المختار: (۲/۲۶۲)

وفارغ عن (حاجته الاصلية) لان المشغول بها كالمعدوم:
وفسره ابن ملك بما يدفع عنه الهلاك تحقيقا كثيابه او تقديرا كدينه۔

(جاری ہے....)

Scanned by CamScanner

وفی رد المحتار : (۲/۲۶۲)

(وفسره ابن ملك) ای فسر المشغول بالحاجة الاصلية و
الأولى فسرها وذلك حيث قال هي ما يدفع الهلاك عن
الانسان تحقيقا كالنفقة ودور السكنى وآلات الحرب و
الثياب المحتاج اليها لدفع الحر او البرد أو تقديرا كالدين.

وفی البحر الرائق : (۲/۴۳۹)

تجب على حر مسلم ذی نصاب فضل عن مسكنه وثيابه و
اثاثه وفرسه ... وشرط ان يكون فاضلا عن حوائجه
الأصلية لان المستحق بالحاجة كالمعدوم. والله تعالى أعلم بالصواب.

سہیل النور عفی عنہ
دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۹ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ
۲۲ فروری ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۲/۴/۱۴۳۳ھ
(مہر: مفتی جامعہ دار العلوم کراچی)

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۲/۴/۱۴۳۳ھ
(مہر: نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی)

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲/۴/۱۴۳۳ھ

(مہر: دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی — فتوی نمبر ۵۴/۱۴۳۳ — مورخہ ۲/۴/۱۴۳۳ھ — ۲۵/۲/۲۰۱۲ء)

Scanned by CamScanner